بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد
Office Of The Sadr Majlis Ansarullah Bharat
4
دفتر صدر مجلس انصار اللہ بھارت
Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516 Dt.Gurdaspur (PUNJAB)
Ph: +91-01872-220186, Fax : +91-01872-224186, Mob. +91-9815494687, E-Mail : ansarullahbharat@gmail.com

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کی جماعت بھی دنیا کی بہت سی دوسری جماعتوں کی طرح اخلاص و وفا میں آگے قدم بڑھانے والی جماعتوں میں سے ہے

پہلے کوشش ہوتی تھی کہ پریس میں ہماری کوئی خبر آ جائے کوئی ذکر آ جائے تا کہ جماعت کا تعارف بھی ہو اسلام کا تعارف بھی ہو لیکن پریس اور میڈیا بڑے نخرے کیا کرتا تھا اب یہ حالت ہے کہ میڈیا والے پیچھے پھرتے تھے کہ ہمیں وقت دو ہم نے امام جماعت احمدیہ کا انٹرویو لینا ہے ان سے بات کرنی ہے

کینیڈا کے بابرکت سفر کی مصروفیات کا ایمان افروز تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 18 ر نومبر 2016 بمقام مسجد فضل لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جیسا کہ سب جانتے ہیں گذشتہ دنوں میں کینیڈا کے دورے پر تھا تقریباً چھ ہفتے کا پروگرام تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر لحاظ سے یہ دورہ بابرکت رہا۔ جماعتی پروگراموں کے لحاظ سے بھی اور غیروں کے ساتھ پروگراموں کے لحاظ سے بھی۔ کینیڈا کے جلسہ سالانہ کے بعد وہاں کے جلسہ کے تعلق سے لوگوں کے تاثرات اور انتظامی باتیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر شکر کا ذکر تو میں نے وہیں اگلے خطبہ میں کر دیا تھا جلسہ سے اگلے خطبہ میں۔ آج جو باقی مصروفیات اور پروگرام رہے ان کا کچھ ذکر کروں گا۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کینیڈا کی جماعت بھی دنیا کی بہت سی دوسری جماعتوں کی طرح اخلاص و وفا میں آگے قدم بڑھانے والی جماعتوں میں سے ہے۔ خاص طور پر پریس اور میڈیا کے حوالے سے نوجوانوں نے بہت کام کیا ہے۔ وسیع پیمانے پر تعارف کی کوشش کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی ان کوششوں کو پھل بھی لگایا۔ یہ خالصۃً اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا ہے۔ ان لوگوں نے تو انگلی لگائی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس میں بے انتہا برکت ڈالی بلکہ یہ لڑکے یہ کام کرنے والے خود اعتراف کرتے ہیں کہ ہماری توقعات سے بہت بڑھ کر ہمیں رسپانس ملی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہاں تین نئی مساجد بنائی ہیں لیکن دو کا ایسا فنکشن تھا جس میں غیروں کو بلایا گیا تھا۔ پارلیمنٹ میں بھی ایک فنکشن ہوا۔ York یونیورسٹی میں بھی ایڈریس کیا۔ ٹورنٹو میں پیس سمپوزیم ہوا کیلگری میں پیس سمپوزیم ہوا جن میں غیروں کے سامنے اسلامی تعلیمات پیش کرنے کا موقع ملا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر جگہ لوگوں نے اسلامی تعلیمات کی خوبصورتی کا اعتراف کیا۔ پہلے میں مختصراً ٹورنٹو میں میڈیا کوریج کا ذکر کر دیتا ہوں۔ ٹورنٹو میں تین انٹرویوز ہوئے جن میں گلوبل نیوز ٹورنٹو کا تھا ایک۔ یہ انٹرویو نشر کیا گیا اور تقریباً تین لاکھ افراد نے دیکھا۔ اسی طرح دوسرا انٹرویو سی بی سی کا تھا جو ان کا نیشنل نیوز چینل ہے۔ تقریباً آدھے گھنٹے کا یہ پروگرام نیشنل ٹیلیویژن پر دکھایا گیا۔ اس سے دس ملین کینیڈین افراد تک پیغام پہنچا۔ اسی طرح گلوب اینڈ میل ایک نیشنل اخبار ہے جس میں بڑی تفصیلی خبریں شائع ہوئیں اور یوٹیوب چینل پر بھی آیا اس کے ذریعہ سے بھی ایک ملین افراد تک خبر پہنچی۔

حضور انور نے فرمایا: اب میں اگلے پروگرام کا ذکر کرتا ہوں جو جلسہ کے بعد پہلا پروگرام ہوا آٹوا میں جو ان کا کیپیٹل ہے وہاں پارلیمنٹ میں۔ مختلف سارا دن تقریباً پروگرام رہا وہاں۔ مصروفیات رہیں لوگوں سے ملنا جلنا رہا۔ وزیر اعظم سے علیحدہ ملاقات بھی ہوئی پھر ان کے کچھ وزراء کے ساتھ بیٹھ کے ملاقات ہوئی اور بڑے اچھے ماحول میں اور ان کا جو تعاون ہمیشہ جماعت کے ساتھ رہا ہے اس کا شکریہ بھی میں نے ادا کیا۔

پھر وہاں جو تقریب تھی پارلیمنٹ ہاؤس کے ایک ہال میں اس میں وہاں کینیڈین گورنمنٹ کے چھ وزیر، ستاون نیشنل ممبران پارلیمنٹ، گیارہ مختلف ممالک کے ایمبیسیڈرز، اور امریکہ کی ایمبیسی کے فرسٹ سیکرٹری اور لیبیا کی ایمبیسی کے نمائندگان شامل ہوئے۔ صوبہ اونٹاریو کے منسٹر بھی موجود تھے۔ تیس سے زائد اہم شخصیات پروگرام میں شامل ہوئیں جس میں چیف آف سٹاف اور منسٹرز شامل تھے پھر evangelical fellowship کے ڈائریکٹر تھے کینیڈین ریڈ کراس کے چیف کمیونیکیشن آفیسر شامل تھے۔ آر۔ سی۔ ایم۔ پی کے اسسٹنٹ کمشنر شامل تھے۔ یونیورسٹی آف آٹوا اور کارلٹن یونیورسٹی کے

پروفیسر شامل تھے۔ بعض deanاور وائس پریذیڈنٹ بھی تھے۔ کینیڈین کونسل فار مسلم کے ڈائریکٹر شامل تھے۔ یو۔ایس گورنمنٹ کے نمائندگان اور بعض think tank کے ممبر شامل تھے۔ گویا وہاں ان لوگوں کی جو اپنے آپ کو دنیا کے معاملات چلانے والا سمجھتے ہیں ایک اچھی gathering تھی۔ وہاں اسلام کی تعلیم بیان کرنے کا موقع ملا اور اسی طرح جو ان کا کردار ہے اور دوعملی دکھاتے ہیں یہ لوگ اس کو بھی میں نے واضح کیا کہ صرف مسلمانوں پر الزام نہ دو بلکہ تمہارے اپنے جو کام ہیں ان کی طرف بھی دیکھو اور تم لوگوں کی وجہ سے بعض دفعہ بعض دنیا میں فساد پیدا ہوئے ہیں۔حضور انور نے فرمایا: اس خطاب کے جو تاثرات تھے وہ پیش کرتا ہوں۔

ممبر پارلیمنٹ ہیں جوڈی سیگر وانہوں نے کہا کہ امام جماعت کا یہ خطاب ان نصائح سے پُر تھا کہ ہم کس طرح تیسری جنگ عظیم سے بچ سکتے ہیں۔ یہ کہتی ہیں کہ یہ پیغام جو اس وقت دیا گیا یہ ساری دنیا تک پہنچانے کی ضرورت ہے۔

ایک ممبر پارلیمنٹ ہیں کیون وان انہوں نے کہا کہ مختصر الفاظ میں بہت سے عناوین پر روشنی ڈالی۔ میں خاص طور پر اس بات سے متاثر ہوں کہ امام جماعت نے اپنے خطاب میں قرآن کریم کے بہت سے حوالہ جات پیش کئے۔ اسی طرح اسرائیلی سفیر بھی وہاں موجود تھے یہ کہتے ہیں کہ امن کے لئے اہم پیغام تھا۔ آج اسلام کے بارے میں میری سوچ بدل گئی ہے اور اس کی قدردانی بھی بڑھ گئی ہے۔ اس خطاب کو شائع کرنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں تک پہنچانا چاہئے اور اگر لوگ اس پیغام کی پیروی کریں تو دنیا کے گھمبیر سے گھمبیر مسائل بھی حل ہو سکتے ہیں۔ مجھے اس خطاب میں برداشت کا پہلو بہت پسند آیا اور یہ کہ تمام لوگوں کے حقوق ادا کئے جانے چاہئیں چاہے وہ مسلمان ہوں یا یہودی ہوں سب کے حقوق ادا ہونے چاہئیں۔

ممبر پارلیمنٹ ''نکولا ڈی اوریو' نے اپنے خیال کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بڑی اچھی تقریر تھی جس میں تمام دنیاوی مسائل کو اختصار کے ساتھ پیش کیا۔ آپ نے مذہب کے پس منظر میں دنیا کے مسائل پر روشنی بھی ڈالی۔ جماعت احمدیہ ایک زبردست جماعت ہے اور مذہبی تنظیموں کے لئے ایک مثال ہے۔ ہمیں اس طرف متوجہ کیا کہ مذہبی معاملات میں برداشت ہونی چاہئے۔ شاید ہی میں نے اس سے بہتر کوئی ایڈریس سنا ہو۔ انہوں نے تمام مسائل پر جن کا سامنا تمام دنیا کو ہے روشنی ڈالی۔ کہتے ہیں مجھے اس پروگرام میں شامل ہو کر بے حد خوشی ہوئی کہ کسی امن پے بات کرنے والے کو سنا۔

جرمن سفیر ورنر وینٹ نے کہا کہ امام جماعت احمدیہ نے مستقبل کی تصویر کشی کی ہے ہم سب بھی ایسا ہی پرامن مستقبل چاہتے ہیں ان کے خطاب سے ہمیں پتا چلا کہ اسلام پر امن مذہب ہے اور ہم سب یورپ میں آنے والوں کے ساتھ مل کر رہ سکتے ہیں۔ اس تقریر کا سب سے اہم پیغام یہ تھا کہ ہم سب کو دنیا کی بہتری کے لئے کوشش کرنی ہوگی اور اس بات کو یقینی بنانا ہوگا کہ عوام الناس کو انفرادی طور پر اپنی زندگیاں گذارنے کی اجازت ہو۔

پارلیمنٹ ہل کی میڈیا کوریج جو ہوئی ایک تو پہلے خود وزیراعظم صاحب نے اپنے ٹویٹ اکاؤنٹ پر لکھا کہ مجھے آج آٹو میں جماعت احمدیہ کے خلیفہ مرزا مسرور احمد سے مل کر خوشی ہوئی اور ساتھ تصویر بھی دی انہوں نے اور پھر یہ ٹویٹ چلتی رہی۔ اخباروں کے ذریعہ سے اور مختلف ذرائع سے فنکشن کی خبر تقریباً ساڑھے چار ملین افراد تک پہنچی۔ اسی طرح ٹورنٹو میں ایوان طاہر میں ایک پیس سمپوزیم تھا جس میں 614 غیر از جماعت اور غیر مسلم مہمان شامل ہوئے جن میں مختلف علاقوں کے میئرز کونسلرز اخبارات کے صحافی ڈاکٹرز پروفیسرز ٹیچرز وکلاء اور زندگی کے مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

presbyterian church کے پادری کہتے ہیں کہ آج امام جماعت کے خطاب سے مجھے بڑا اثر ہوا کیونکہ یہ پیغام امن محبت اور امید کا پیغام تھا جس کا رنگ ونسل شرق وغرب یا کسی خاص وقت یا جگہ سے تعلق نہیں بلکہ تمام دنیا کے لئے تھا۔ اس خطاب کی اہمیت یہ بھی ہے کہ دنیا میں بہت سی غلط فہمیاں اور خوف وہراس پھیلا ہوا ہے لیکن آج کے پیغام میں یہ بات واضح تھی کہ ہمارے درمیان مشترک چیزیں زیادہ ہیں اور اختلاف کی باتیں کم۔ یہ ایک بہت بڑی خوشخبری ہے جسے لوگوں کو سننے کی ضرورت ہے۔

ایک مہمان گریگ کینیڈی جن کی بہن نے حال ہی میں اسلام قبول کیا ہے کہتے ہیں کہ میں آج اپنی بہن کے ساتھ آیا ہوں کیونکہ اس نے ماضی قریب میں اسلام قبول کیا ہے اور ہم دیکھنا چاہتے تھے کہ جماعت احمدیہ کی کیا تعلیمات ہیں اور امام جماعت کا پیغام سن کر میری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ میری بہن اتنی محبت کرنے والے اور ساتھ دینے والے اور لوگوں کی خدمت کرنے والے لوگوں میں شامل ہوئی ہے جو باتیں میں نے آج سیکھی ہیں میں ان سے بہت خوش ہوں۔

ایک صاحب جو پارلیمنٹ میں تھے نائل ایسوسی ایشن کے صدر ہیں محمد الحلا واجی کہتے ہیں کہ جب میں نے پارلیمنٹ میں امام جماعت کا خطاب سنا تو مجھے یقین نہیں آرہا تھا کہ پارلیمنٹ میں اس طریق پر کوئی مسلمان رہنما اس طرح خطاب کر سکتا ہے۔ کوئی خوف کی کوئی جھلک نظر نہیں آئی اور نہایت نڈر طریق پر اپنی تقریر کی اور لوگوں کو یقین ہو گیا کہ یہی اسلام کا صحیح اور سچا پیغام ہے جو جنگیں ہو رہی ہیں ان کے پیچھے کچھ لوگ ہیں جو اس سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: تیسرا فنکشن یارک یونیورسٹی میں ہوا یارک یونیورسٹی کا شمار کینیڈا کی بڑی یونیورسٹیوں میں ہوتا ہے۔ اس میں گیارہ فیکلٹیز ہیں مین کیمپس میں ترپن ہزار سے زائد طلباء تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس یونیورسٹی میں اساتذہ کی تعداد سات ہزار کے قریب ہے۔ اس یونیورسٹی سے اب تک تین لاکھ کے قریب طلباء تعلیم سے فارغ ہو چکے ہیں۔ کینیڈا کی تیسری بڑی یونیورسٹی ہے۔ ایک طالبہ شیرل کریس کہتی ہیں کہ بہت اچھا موقع تھا جس میں ہم سب کو اسلام کی بعض حقیقی تعلیمات کا پتا لگا۔ اب مجھے اسلام کا کچھ علم حاصل ہو گیا ہے۔

پھر سسکاٹون ہم گئے تھے وہاں بھی کچھ پریس کانفرنسیں ہوئیں جماعتی پروگرام بھی تھے ریڈیو اور پریس کے ذریعہ سے مجموعی طور پر 1.78 ملین لوگوں تک پیغام پہنچا۔ پھر مسجد محمود رجائنا کا افتتاح تھا۔ وہاں بھی مسجد کے حوالے سے ایک ہوٹل میں رِسپشن تھی جس میں دوسو مہمان شامل ہوئے اس میں سسکاٹون صوبہ کے وزیر اعلیٰ نائب وزیر اعلیٰ رجائنا سٹی کے میئر، منسٹر برائے پبلک سیفٹی، اپوزیشن کے ڈپٹی ہاؤس لیڈر، قریبی شہروں کے موجودہ اور سابق میئرز، یونیورسٹی آف سسکاچوان کے صدر اور نائب صدر، یونیورسٹی آف رجائنا کے رِلیجس سٹڈیز کے ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ پروفیسرز، پادری پولیس چیف اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے مہمان شامل ہوئے۔

مذاہب عالم کے ایک پروفیسر صاحب رجائنا کی مسجد کے افتتاح کے موقع پر ایڈریس سننے کے بعد کہتے ہیں کہ نہایت پر معارف اور دلکش خطاب تھا ان تمام خطابات میں سے نمایاں تھا جو میں نے مذاہب عالم کے پروفیسر کے طور پر سنے ہیں۔

سسکاچوان کے لیڈر آف اپوزیشن Trent Wotherspoon کہتے ہیں کہ آج کا اجتماع ایک خوبصورت اجتماع تھا۔ امام جماعت احمدیہ کا پیغام طاقتور اور ضروری پیغام تھا جس نے ہمارے مذاہب میں قدرے مشترک باتوں کی نشاندہی کی۔ امام جماعت احمدیہ کا پیغام کہ ہم دوسروں کے لئے وہی پسند کریں جو ہم اپنے لئے پسند کرتے ہیں ہم سب کے لئے اہم ہے۔ امام جماعت نے ان اقدار کی نشاندہی کی جس پر ہم سب کو چلنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ یہ اقدار نہ صرف ہمارے شہر رجائنا یا ہمارے صوبے سسکاچوان کو مضبوط کرنے کے لئے بلکہ ہمارے ملک اور ہماری دنیا کو مضبوط کرنے کے لئے ہے۔

پھر رجائنا میں مسجد کے افتتاح کے بعد میڈیا کوریج ہوئی۔ مختلف ٹی وی اور اخباروں کے ساتھ پریس کانفرنس بھی ہوئی اور انفرادی انٹرویوز بھی ہوئے۔ ٹی وی، ریڈیو اور اخبارات کے تقریباً چھ سات پریس کے مختلف میڈیا کے لوگ تھے اخباروں اور ٹی وی کے۔ اس طرح رجائنا کی مسجد کے افتتاح کی وجہ سے اور پریس کانفرنس کے نتیجہ میں 1.97 ملین لوگوں تک اسلام کا پیغام پہنچا۔ اسی طرح لائڈ منسٹر مسجد بیت الامان کا افتتاح ہوا۔ یہ ایک چھوٹی سی جگہ ہے۔ 49 غیر از جماعت مہمانوں نے شرکت کی وہاں کی ریسپشن میں جس میں سسکاچوان کی اسمبلی کے ممبر اور سابق ممبران پارلیمنٹ نئے منتخب شدہ میئر قریبی علاقوں کے میئرز ڈپٹی میئرز کونسلر پروفیسرز ٹیچرز صحافی اور دیگر شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل تھے۔

سابق منسٹر برائے امیگریشن اینڈ ڈیفنس Jason Kenney ان کے ہمارے پرانے تعلقات ہیں جماعت سے اور اور مجھ سے بھی ذاتی طور پر ان کا کافی تعلق ہے۔ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ ایک چھوٹی جماعت ہے لیکن بہت بڑھ چڑھ کر کام کرتی ہے اور اسلام کا روشن چہرہ دنیا کے سامنے پیش کر رہی ہے۔ کہتے ہیں آج کے خطاب میں امام جماعت احمدیہ نے ان تمام منفی تصورات کا جواب دیا جو لوگوں کے دلوں میں اسلام اور مسجد کے بارے میں آ سکتے ہیں۔

تقریب میں شامل ایک مہمان جان گورملے کہتے ہیں کہ جب بھی کوئی دہشتگردی کا واقعہ ہوتا ہے تو جماعت احمدیہ ہی سب سے پہلے آپس کے تعلقات بڑھانے اور مختلف مذاہب کو اکٹھا کرنے کی کوشش کرتی ہے۔ امام جماعت احمدیہ نے یہ پیغام بھی دیا کہ وطن سے محبت ایمان کا حصہ ہے یہ اسلام کی تعلیم ہے۔

حضور انور نے فرمایا: 11 نومبر کو جمعہ کے بعد پیس سمپوزیم تھا۔ اس میں تقریباً 644 مہمانوں نے شرکت کی اور ان مہمانوں میں کینیڈا کے سابق وزیر اعظم جو ابھی چند مہینے پہلے ہٹے ہیں وزارت عظمیٰ سے نئے وزیر اعظم آئے ہیں یہ بھی شامل ہوئے۔ البرٹا کے منسٹر برائے ہیومن سروسز شامل ہوئے۔ کیلگری کے سابق اور موجودہ میئر شامل ہوئے۔ سابق وزیر Jason Kenney جن کا پہلے ذکر ہو چکا ہے وہ بھی وہاں آئے۔ یونیورسٹی آف کیلگری کے ڈین اور وائس چانسلر بھی آئے۔ بعض قریبی علاقوں کے میئرز اور ڈپٹی میئرز بھی آئے۔ ریڈ ڈیئر کالج کے پریذیڈنٹ، legislative assembly کے ممبران اور مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے لوگ شامل ہوئے اور چھ سو سے اوپر کی حاضری تھی۔

کینیڈا کے سابق وزیر اعظم Stephen Harper نے یہاں اپنے خیال کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے امام جماعت احمدیہ کو متعدد

مقامات پر خطاب کرتے ہوئے سنا ہے اور انہوں نے ہمیشہ اسلام کا پر امن پیغام دنیا تک پہنچایا ہے۔ یہ ایک عظیم الشان پیغام ہے جو ان کی جماعت کے تمام ممبران کا عکس بھی ہے۔ امام جماعت کے ریمارکس بہت ہی ضروری اور اہم ہیں اور ہر ایک کو ان کو سننے کی ضرورت ہے۔ خلیفۃ المسیح نے یہ کہا کہ اسلام کا مطلب ہی امن ہے۔ اسلام کا مطلب اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق سے محبت ہے۔ امام جماعت نے تمام مسائل پر خاص طور پر مشرق وسطیٰ کے موضوع پر نہایت پر حکمت روشنی ڈالی۔ میں ان تمام لوگوں کو اس بات کی تلقین کروں گا کہ اگر انہوں نے امام جماعت کا خطاب نہیں سنا تو وہ ضرور اسے سنیں۔

پھر کیلے صاحبہ ایک خاتون ہیں کہتی ہیں کہ میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ کس قدر اہم پروگرام میں شرکت کرنے جا رہی ہوں۔ کہتی ہیں میں تو صرف اپنے ایک دوست کو خوش کرنے آئی تھی جس نے مجھے دعوت دی تھی کہ ضرور شامل ہونا۔ لیکن میں بہت ہی خوش ہوں کہ میں آ گئی۔ میں نے کبھی ایسا پروگرام نہیں دیکھا جس میں ہر طرف مثبت سوچ اور جماعت احمدیہ کے امام کا پیغام بہت ہی اعلیٰ ہے۔ مجھ جیسے کم علم کو بھی یہ بات اچھی طرح سمجھ آ گئی کہ اسلام ایسا مذہب ہے کہ ہر قوم نسل اور مذہب کو خوش آمدید کہتا ہے۔ چنانچہ ہمیں ہرگز اسلام سے ڈرنے کی ضرورت نہیں۔ ضرورت ہے تو اس بات کی کہ ہم مسلمانوں کو بہتر طور پر جاننے کی کوشش کریں

حضور انور نے فرمایا: مجموعی طور پر کیلگری کی جو انٹرویو اور پریس کانفرنس وغیرہ ہوئی ہیں اس کے ذریعہ سے پانچ ملین لوگوں تک پیغام پہنچا ہے۔ کینیڈا کے دورے کے دوران جو مجموعی طور پر میڈیا کی کوریج ہوئی ہے اس میں 32 ٹی وی چینلز نے پانچ زبانوں میں خبریں نشر کیں جن کے ذریعہ چالیس ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ چھ زبانوں میں مختلف ریڈیو سٹیشنز پر تیس خبریں نشر ہوئیں اور ان کے ذریعہ سے آٹھ لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ 227 اخبارات میں بارہ مختلف زبانوں میں خبریں اور انٹرویو شائع ہوئے جن کے ذریعہ سے 4.8 ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ اس طرح مجموعی طور پر ساٹھ ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچا ہے الحمدللہ۔

پس یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے اس فضل کی ہمیں قدر بھی کرنی چاہئے اور اسے سنبھالنا بھی چاہئے اور خاص طور پر کینیڈا کے احمدیوں کو اس طرف توجہ دینی چاہئے تا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل مزید بڑھیں۔ ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے ہر کام میں احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی نیت ہونی چاہئے۔ توحید کو دنیا میں قائم کرنے کی نیت ہونی چاہئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو دنیا میں لہرانے کی نیت ہونی چاہئے۔ اگر یہ ہوگا تو اللہ تعالیٰ ہمارے کاموں میں برکت بھی عطا فرمائے گا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق بھی عطا فرمائے۔ اب میں پیس ولیج کے احمدیوں کو بھی میں کہتا ہوں کہ اپنا احمدی ماحول وہاں پیدا کریں اور قائم کریں اور زیادہ سے زیادہ کوشش کریں کہ صحیح اسلام کا نمونہ آپ قائم کرنیوالے ہوں اور خلافت کے ساتھ جس طرح محبت اور اخلاص کا اظہار وہاں کرتے رہے میری موجودگی میں بعد میں بھی اس میں اضافہ کرنے والے ہوں اور بڑھتے چلے جائیں اور اپنے اصل مقصد کو نہ بھولیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور اس کی عبادت میں ہمیں کبھی سست نہیں ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بھی آپ کو بھی مجھے بھی سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

Khulasa Khutba Jumma Huzoor Anwar 18 November 2016

BOOK POST (PRINTED MATTER)

To ....

....

....

....

From : Office Ansarullah Bharat, Aiwan-e-Ansar, Mohalla Ahmadiyya Qadian-143516, Dt.Gurdaspur, PUNJAB